# حضرت امام رضا علیہ السلام کے مختصر حالات

حضرت امام رضاؑ مدینہ منورہ میں بنا بر قول مشہور سنہ ۱۴۸ھ میں متولد ہوئے اور بچپن اپنے پدر بزرگوار حضرت موسیٰ بن جعفرؑ کے زیر سایہ گزارا۔ آنحضرتؑ کے پدر بزرگوار کو آپؑ سے بہت زیادہ الفت تھی وہ اپنی ساری اولاد پر آپؑ کو فضیلت دیتے تھے کیونکہ آثار امامت و خلافت ان کے چہرہ مبارک پر نمایاں تھے نیز وہ ہر لحاظ سے اپنے پدر بزرگوار کی جانشینی کے متحمل تھے۔

## مادرِ امام رضا علیہ السلام

امام رضاؑ نجمہ نامی خاتون سے متولد ہوئے یہ خاتون کنیز تھیں جنہیں حمیدۃ المصفاۃ مادرِ موسیٰ بن جعفر علیہما السلام نے اپنے فرزند موسیٰؑ کے لے خریدا تھا۔ مادر امام رضاؑ شمال افریقہ کی رہنے والی تھیں، ایک بردہ فروش وہاں سے انھیں خرید کر خود مدینہ منورہ لایا اور وہاں جیسا کہ بیان کیا گیا موسیٰ بن جعفر کے لئے خرید لیا گیا۔ یہ معظمہ بہت پرہیزگار و عبادت گزار تھیں، انھوں نے حضرت موسیٰ بن جعفرؑ کے ہمراہ با کمال احترام زندگی گزاری۔

## حضرت امام رضاؑ کی اپنے عہد میں شخصیت

امام رضاؑ اپنے دور میں ہمعصر افراد کی توجہ کا مرکز تھے۔ مخالف و موافق سبھی لوگ علوم و معارف میں آنحضرتؑ سے استفادہ کرتے تھے۔ حضرت رضاؑ روضۂ مسجد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نشست کیا کرتے تھے، لوگ آپ کا حلقہ کرکے جمع ہو جاتے اور شرعی مسائل میں فتاویٰ طلب کیا کرتے تھے؛ امام علیہ السلام چونکہ منبع قرآن سے کامل ارتباط رکھتے تھے اور دین مبین اسلام کی ہر شخص سے زیادہ شناخت و معرفت تھی لہٰذا حقائق و واقعیات کو اسی طور سے بیان فرمادیا کرتے تھے جس طرح کہ خدا اور اس کے رسولؐ نے بیان کیا ہے۔

امام رضا علیہ السلام بھی اپنے پدر بزرگوار کی مانند ایسے گروہ کے حلقہ میں تھے جن میں سے بعض دنیا پرست زہد و تقویٰ کے لباس میں آیا کرتے تھے مگر آنحضرتؑ کے وجود کو اپنے نامشروع مقاصد کی برآری میں مانع سمجھتے تھے۔ چنانچہ وہ لوگ آنجناب کے لئے آزار و اذیت کا موجب بنے رہے۔ یہ منافقین جو کہ مدینہ میں امامؑ کے ساتھ زندگی گزار رہے تھے، آنحضرتؑ کی سماجی شخصیت و محبوبیت کو برداشت نہیں کر پاتے تھے لہٰذا ہارون کو خط نامہ لکھا کہ علیؑ بن موسیٰؑ بھی اپنے پدر کی مانند خلیفہ کے خلاف تبلیغ کر رہے ہیں۔

ہارون نے معترضین کی باتوں پر توجہ نہیں دی۔ اور اسی وجہ سے امام رضا علیہ السلام مدینہ میں زندگی بسر کرتے رہے اور اپنے والد بزرگوار کے دینی امور کو آگے بڑھاتے رہے۔ امام رضاؑ ہارون کی تمام مدتِ خلافت میں بکمال آسایش و راحت مدینہ میں اپنے کام میں مشغول رہے، اور بہت سے شاگردوں کی تربیت کی، جن میں سے ہر ایک اپنے منطقہ میں خدماتِ دینی اور نشر و معارف اہلبیت علیہم السلام میں مشغول ہوگیا۔ انھوں نے آنحضرتؑ کی روایات کو اپنی کتابوں میں منضبط کرکے دور و نزدیک کے شہروں اور ملکوں میں نشر کیا

## خصوصیات و فضائل حضرت رضا علیہ السلام

ابراہیم بن عباس کہتے ہیں کہ میں جتنی مدت بھی امام رضاؑ کے ساتھ رہا اس میں کبھی بھی مشاہدہ نہیں کیا کہ آنحضرتؑ نے کبھی کسی سے سخت کلامی کی ہو یا گفتگو کے دوران کسی کی گفتگو قطع کی ہو۔ امامؑ کی روش یہ تھی کہ اس وقت تک صبر کیا کرتے تھے جب تک گوینده اپنی بات تمام نہ کرے۔ اس کے بعد اس کے بیانات کے سلسلہ میں اپنے نظریات کو بیان فرماتے تھے اور جو کوئی بھی دست نیاز ان کی طرف دراز کرتا، بشرطیکہ اس کی طلب مشروع ہو تو پھر یہ ممکن نہیں تھا کہ اس کی حاجت روائی نہ ہو۔ میں نے یہ کبھی نہیں دیکھا کہ آنجنابؑ کسی جلسہ میں پیر پھیلا کر بیٹھے ہوں یا کسی چیز سے ٹیک لگا کے بیٹھے ہوں۔

امام رضاؑ اپنے خدمتگاروں اور کارگزاروں سے بدکلامی نہیں کرتے تھے اور کوئی ایسی بات زبان پر نہیں لاتے تھے

جو ان پر گراں گزرے۔ وہ کبھی بھی قہقہہ نہیں لگاتے تھے فقط تبسم کرتے تھے۔ جب دسترخوان بچھایا جاتا تھا تو سارے خدمتگاروں اور کارگزاروں کو اس پر جمع کرکے ان کے ساتھ غذا تناول فرماتے تھے۔ امام رضاؑ راتوں کو کم سویا کرتے تھے اور اکثر راتوں میں بیدار رہتے تھے۔ اکثر دنوں میں روزہ رکھتے تھے۔ اور ہر مہینہ تین دن کے روزے ہرگز ترک نہیں کرتے تھے۔ نیز فرماتے تھے کہ: جو کوئی ہر ماہ تین دن روزہ رکھتا ہے وہ اس شخص کی مانند ہے جس نے تمام عمر روزے رکھے ہوں۔ حضرت رضاؑ نیک کاموں میں اپنے معاصر افراد کے پیش قدم تھے اور پنہاں طور پر خصوصاً شبہائے تاریک میں صدقہ بہت دیا کرتے تھے۔ جو کوئی گمان کرے کہ ان جیسا بھی کوئی دیکھا ہے تو وہ دروغگو ہے

ایک شخص خدمت حضرت امام رضاؑ میں پہنچا اور عرض کیا کہ آپ اپنے مقام و مرتبہ کی حیثیت کے مطابق کچھ عطا کردیجئے۔ حضرت رضاؑ نے فرمایا! یہ میرے قابو سے باہر ہے۔ اس آدمی نے کہا! میرے مقام و مرتبہ کے لحاظ سے کچھ دے دیجئے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا! اب اچھی بات کہی ہے، پس آپؑ نے ایک غلام سے فرمایا! اس آدمی کو ایک سو دینار دیدو۔

کسی شخص نے خدمت حضرت امام رضا علیہ السلام میں عرض کیا! روئے زمین پر آپ سے زیادہ شریف و عظیم کوئی شخص نہیں ہے اور آپ کے پدر بزرگوار بھی آپ کی طرح شریف تھے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا! میرے اجداد کا شرف تقویٰ تھا، انھوں نے خداوند متعال کی اطاعت میں زندگی بسر کی۔ اور اس کے اجر میں لذت حاصل کر رہے ہیں۔ ایک دیگر شخص نے کہا! خدا کی قسم آپ بہترین انسان ہیں۔ امام علیہ السلام نے فرمایا! اے شخص قسم مت کھا، مجھ سے بہتر وہ ہے جو مجھ سے زیادہ خوفِ خدا رکھتا ہے اور مجھ سے زیادہ خدا کی اطاعت کرتا ہے۔ خدا کی قسم یہ آیت منسوخ شدہ نہیں ہے "وجعلناکم شعوباً و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقیکم"۔

اہل بلخ میں سے ایک شخص کہتا ہے! میں سفر خراسان کے دوران خدمت حضرت رضا علیہ السلام میں حاضر تھا، ایک دن آنجناب نے حکم دیا کہ دسترخوان بچھایا جائے۔ جب دسترخوان بچھا دیا گیا اور اس پر غذا آمادہ کردی گئی تو امام رضا علیہ السلام نے حکم دیا کہ سبھی خدمت گاروں اور غلاموں کو بلاؤ۔ جب سارے خدمتگار اور غلام حتیٰ کہ سیاہ فام غلام بھی حاضر ہو گئے تو امامؑ نے ان کے ساتھ اسی دسترخوان پر کھانا کھایا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر آپ حکم دیتے تو سیاہ غلاموں اور خدمت گاروں کے لئے علیحدہ دسترخوان بچھا دیا جاتا فرمایا! کیا بات کہتے ہو! سب کا خدا ایک ہے سب کے ماں اور باپ ایک ہیں اور سبھی جزا اور اعمال میں ہم آہنگی رکھتے ہیں۔

> خدا کی قسم آپ بہترین انسان ہیں
> امام علیہ السلام نے فرمایا! اے شخص قسم مت کھا، مجھ سے بہتر وہ ہے جو مجھ سے زیادہ خوف خدا رکھتا ہے اور مجھ سے زیادہ خدا کی اطاعت کرتا ہے۔

## ولی عہدی حضرت رضا علیہ السلام

حضرت امام رضا علیہ السلام کی مرو میں تشریف آوری کے بعد مامون نے آنحضرتؑ کے سامنے تجویز رکھی کہ آپ خلافت قبول کر لیجئے۔ مامون نے کہا: میں آجکل اولاد علیؑ و عباس میں خلافت کے لئے آپ سے زیادہ فاضل و موزوں کسی کو نہیں سمجھتا۔ میں نے خلافت سے کنارہ کشی کرنے کا تہیہ کر لیا ہے اور اپنی جگہ آپ کو مقرر کرنا چاہتا ہوں۔ امام رضا علیہ السلام نے اس کی تجویز کو قبول نہیں کیا۔ اس گفتگو میں کافی مباحثہ کے بعد آخر کار مامون اپنے اصرار سے دستبردار ہوا اور کہا: تو پھر آپ کو میری ولی عہدی تو قبول کرنی ہی ہوگی۔
امام رضا علیہ السلام نے اس تجویز کو بھی قبول کرنے سے انکار کر دیا لیکن مامون نے کہا کہ ان دونوں میں سے ایک کو تو قبول کرنا ہی پڑے گا۔ حضرت رضاؑ نے بااکراہ ولی عہدی کو قبول کر لیا۔ مگر اپنے خواص سے فرما دیا کہ یہ امر انجام کو نہیں پہنچے گا اور مامون خود مجھے زہر دے کر قتل کرے گا۔ مامون کے حکم سے دربار کی اہم نشست آراستہ کی گئی جس میں ملک کی سبھی اہم شخصیات اور سرداروں کو دعوت دی گئی تھی۔ اس میں مامون نے سب سے پہلے اپنے فرزند عباس کو حکم دیا کہ وہ امام رضا علیہ السلام کی بیعت کرے، بعد میں سبھی طبقات کے لوگوں نے بیعت کی۔ اس کے بعد آپؑ نے تمام صوبوں اور شہروں میں عمال کے نام حکمنامہ بھیجا کہ وہ لوگوں سے بیعت لیں۔

(باقی صفحہ ۳۱ پر)